اردو ترجمہ

دُرِّ مختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اول

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اُردو ترجمہ

دُرِّ المختار

المَوسُوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اوّل

مترجمہ مولانا خرّم علی و مولانا محمدؐ احسن صدیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالےٰ

دُرِّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علماء کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

— ناشر —

سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

Butt

١٤٠٦ھ

نام کتاب ——— غایۃ الاوطار

جلد ——— اول

مترجم ——— مولٰنا خرم علی و مولٰنا احسن صدیقی

طابع ——— حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ——— ۶۸۸ صفحات

تعداد ——— چھ سو

سنہ طباعت ——— ۱۳۹۹ھ

قیمت ——— ۱۰۰/ روپے

——— ناشر ———

ایچ۔ ایم سعید کمپنی

ادب منزل۔ پاکستان چوک

کراچی

ظاہر ہوتا ہے چند مواضع میں چنانچہ ایک شخص کو احتلام ہوا اور اُس نے ذکر کو دابا یہاں تک کہ شہوت ٹھہر گئی پھر بدون شہوت کے منی نکلی تو طرفین کے نزدیک غسل
واجب ہے نہ ابو یوسفؒ کے نزدیک یا شہوت سے نظر کی اور منی اپنے محل سے منفصل ہوئی پھر اُس نے ذکر کو دابا کہ شہوت جاتی رہی پھر بدون شہوت کے منی نکلی یا غسل
کیا پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے پھر باقی منی بدون شہوت کے نکلی تو طرفین کے نزدیک دوسرا غسل واجب ہے نہ ابو یوسفؒ کے نزدیک **وبقوله يفتى في ضيف**
خاف ريبة او استحيى كما في المستصفى اور ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے اُس مہمان کے حق میں کہ ڈرا تہمت اور بدگمانی سے یا شرمایا چنانچہ مستصفی میں ہے م
یعنی مہمان کو احتلام ہوا اور اُس نے سر ذکر کو دابا اور شہوت زائل ہونے کے بعد منی خارج ہوئی یہ حرکت بدگمانی کے ڈر سے کی کہ میزبان کو شبہ نہ پڑے تو بموجب فتویٰ
غسل اُس پر واجب نہیں اور مہمان کی قید سے معلوم ہوا کہ اس کے سوائے میں طرفین کے قول پر فتویٰ ہے چنانچہ بحر الرائق میں سراج سے مصرح ہے **وفي القهستاني و**
التاتارخانية معزيا للنوازل وبقول ابي يوسف ناخذ لانه اليسر على المسلمين قلت ولا سيما في الشتاء والسفر اور قہستانی اور فتاویٰ تاتارخانیہ میں نوازل سے منقول
ہے کہ ابو یوسفؒ کے قول کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مسلمانوں پر آسان تر ہے میں کہتا ہوں خصوصاً موسم سرما اور سفر میں م یعنی ابو یوسفؒ کا قول مطلقاً ماخوذ
ہے گذشتہ نمازوں میں اور آیندہ میں اور منصوری شرح مسعودی میں یوں ہے کہ ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ ہے گذشتہ نمازوں میں جو بدگمانی کے خوف سے پڑھیں
اور طرفین کے قول پر فتویٰ ہے صلوات مستقبلہ میں کیونکہ اُن میں تہمت کا خوف نہیں الحاصل دونوں قول کی تصحیح واقع ہوئی ہے **كذا في الطحطاوي وفي الخانية خرج مني**
بعد البول وذكره منتشر لزمه الغسل قال في البحر محمله ان وجد الشهوة وهو تقييد قولهم بعدم الغسل بخروجه بعد البول اور خانیہ میں ہے کہ منی نکلی پیشاب کرنے کے بعد اور حالانکہ
اُس کا ذکر استادہ ہے تو غسل کرنا اُس پر لازم ہوا بحر الرائق میں کہا کہ یہ مسئلہ اُس صورت پر محمول ہے جو استادگی کے ساتھ شہوت بھی پائی جاوے اور وہ یعنی استادگی شہوت کے
ساتھ مقید کرنا ہے فقہا کے اس مطلق قول کو کہ پیشاب کے بعد منی کے نکلنے سے غسل لازم نہیں م کتب فقہ میں مصرح ہے کہ بول یا نوم یا مستی کثیر کے بعد اگر منی نکلی تو غسل واجب
نہیں تو عدم غسل کا اطلاق مقید عدم انتشار اور شہوت کے ساتھ ہے صاحب بحر نے کہا اور اس پر دلیل تجنیس کی یہ تعلیل ہے کہ حالت استادگی میں خروج اور انفصال
دونوں پائے گئے بطریق دفق اور شہوت کے **كذا في الطحطاوي وعند ايلاج حشفة** ہی مافوق ختان **آدمي احتراز عن الجني يعني اذا لم تنزل واذا لم يظهر لها في صورة الآدمي**
كما في البحر اور غسل مفروض ہے آدمی کے تمام حشفہ[بغیبتین ۱۲] داخل کرنے کے وقت آلہ تناسل میں حشفہ اُس کا نام ہے جو ختنہ کرنے کے مقام سے اوپر ہے جسکو سپاری کہتے ہیں آدمی کا
حشفہ کہنا احتراز ہے جن کے حشفہ سے یعنی اگر جن عورت سے جماع کرے اور اُس کے سامنے آدمی کی صورت پر ظاہر نہ ہوا اور جب کہ عورت کو انزال نہ ہو چنانچہ بحر الرائق میں
ہے تو عورت پر غسل نہیں م جب عورت نے کہا کہ میرے ساتھ ایک جن ہے خواب میں آتا ہے بارہا اور مجھ کو وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو میرے زوج کے جماع سے حاصل ہوتی
ہے تو اُس پر غسل نہیں بدون انزال کے اور اگر انزال ہوا تو غسل واجب ہے گویا وہ احتلام ہے اور اگر جن آدمی کی صورت پر ظاہر ہوا تو فقط ادخال حشفہ سے غسل واجب
ہو گا انزال ہو یا نہ ہو اس واسطے کہ مدار احکام کا ظاہر پر ہے **كذا في البحر او ايلاج قدرها من مقطوعها** یا وقت داخل کرنے بقدر حشفہ کے اس شخص سے جس کا حشفہ کٹا
ہے **ولو لم يبق منه قدرها قال في الاشباه لم يتعلق به حكم ولم اره** اور جو بقدر حشفہ کے ذکر سے باقی نہ رہا اشباہ میں کہا کہ کوئی حکم اس کے ساتھ متعلق نہ رہا اور میں نے اُس کو کسی
کتاب میں نہیں دیکھا م یعنی جو احکام کہ حشفہ داخل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ وجوب غسل اور حلال ہونا مطلقہ کا اور جماع کی قسم میں حانث ہونا یا نہ ہونا اس صورت
میں باقی نہ رہے سید علی مقدسی نے کہا کہ قدر حشفہ کی تقیید کے مفہوم سے یہ نکلتا ہے کہ اُس کے ساتھ کچھ حکم متعلق نہ رہا اور عند السوال اسی کا فتویٰ دیا جائے کذا فی
الطحطاوی **في احد سبيلي آدمي حي يجامع مثله** سبیلی محترزہ غسل فرض ہوتا ہے حشفہ داخل کرنے سے ایک راہ میں دو راہوں سے کہ قبل اور دبر ہے اُس زندہ آدمی
کی کہ ویسی کا جماع ہو سکتا ہے اور قیود ثلثہ میں سے ہر قید کا محترز آگے آوے گا یعنی آدمی کی قید سے جانور سے احتراز ہوا اور زندہ کی قید سے مردہ [مقعد ۱۲] نکل گیا اور قابل
جماع کی قید سے صغیر غیر قابل جماع خارج ہوا م اور مجرد غائب ہونے حشفہ بدون انزال کے غسل کے واجب ہونے پر بہت احادیث دلیل ہیں از انجملہ ابو ہریرہؓ
کی حدیث ہے صحیح بخاری اور مسلم میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کی چار شاخوں میں اور چھوا ایک ختان یعنی ختنہ گاہ نے دوسرے ختان کو

تو البتہ غسل واجب ہو گیا مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگرچہ اُس کو انزال نہ ہوا ہو اور یہ جو مسلم کی حدیث ہے کہ انما الماء[۵۱] من الماء سو احتلام پر محمول ہے چنانچہ جامع ترمذی میں عبداللہ بن عباسؓ سے تصریح مروی ہے کذا فی العینی علیہما ای الفاعل والمفعول لو کانا مکلفین دونوں پر غسل فرض ہے یعنی فاعل اور مفعول پر بشرطیکہ فاعل اور مفعول دونوں مکلف ہوں یعنی عاقل بالغ مسلمان ہوں ولو احدھما مکلفاً فعلیہ فقط اور اگر دونوں میں سے ایک مکلف ہو یعنی دوسرا صغیر یا مجنون ہو تو صرف مکلف پر غسل واجب ہے دون المراہق لکن یمنع من الصلوٰۃ حتی یغتسل غسل فرض نہیں مراہق پر لیکن وہ نماز پڑھنے سے روکا جائے گا یہاں تک کہ نہا ڈالے م مراہق وہ صغیر ہے کہ ہنوز بالغ نہیں قریب باحتلام ہے ویؤمر بہ ابن عشر تادیباً اور دس برس کے لڑکے کو غسل کرنے کا امر کیا جائے ادب سکھانے کو تا طہارت کی اُس کو عادت ہو جیسے نماز کا اُس کو امر کیا جاتا ہے م دس برس کے صغیر نے جماع کیا عورت بالغہ کا تو عورت پر غسل ہے صغیر پر نہیں لیکن عادت پڑنے کے واسطے اُس کو غسل کرنے کا امر ہوگا کذا فی العالمگیریہ عن المحیط **وان دملیتہ لم ینزل** منیاً بالاجماع ادخال حشفہ سے مکلف پر غسل فرض ہے بالاجماع اگرچہ اُس نے منی نہیں ٹپکائی م عالمگیری میں محیط سے منقول ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارے علماء کا اور یہی صحیح ہے چنانچہ فتاوی قاضی خاں میں ہے یعنی لوثی دبر غیرہ اما فی دبر نفسہ فرجح فی النہر عدم الوجوب الا بالانزال یعنی دبر میں حشفہ داخل کرنے سے اُس وقت غسل فرض ہوتا ہے کہ غیر شخص کی دبر میں داخل کرے اور اگر اپنی دبر میں حشفہ داخل کیا سو نہر الفائق میں عدم وجوب غسل کو ترجیح دی ہے بدون انزال کے م نہر الفائق میں کہا کہ اعتماد کے لائق عدم وجوب ہے مگر بانزال اس واسطے کہ وہ اولیٰ ہے صغیرہ اور میتہ سے تصور لذت میں ولا یرد الخنثیٰ المشکل فانہ لا غسل علیہ بایلاجہ فی قبل او دبر ولا علی من جامعہ الا بالانزال لان الکلام فی حشفۃ وسبیلین محققین اور مصنف پر خنثیٰ مشکل کا اعتراض وارد نہیں ہوتا اس واسطے کہ اُس پر غسل واجب نہیں حشفہ داخل کرنے سے قبل یا دبر میں اور نہ اُس شخص پر جو خنثیٰ مشکل سے جماع کرے مگر انزال سے البتہ غسل ہے اس واسطے کہ مصنف کا کلام حشفہ واقعی اور اُس قبل اور دبر میں ہے جو بلا شبہہ محقق اور ثابت ہیں م یعنی مصنف کے اس قول پر کہ حشفہ داخل کرنے سے احد السبیلین میں مکلف پر غسل واجب ہوتا ہے خنثیٰ مشکل کے فاعل اور مفعول ہونے سے عدم وجوب غسل کا اعتراض وارد نہ ہوگا اس واسطے کہ خنثیٰ مشکل کا حشفہ اور فرج مشکوک الوجود ہے اور مصنف کا کلام متحقق الوجود میں ہے اس کے فاعل ہونے میں غسل اس واسطے واجب نہیں کہ شاید وہ عورت ہو اور اُس کا ذکر عضو زائد ہو تو اُس کا داخل کرنا بمنزلہ انگلی داخل کرنے کے ہوا اور اسی طرح دوسرے خنثیٰ کی فرج میں اگر اُس نے داخل کیا تو غسل دونوں پر نہیں کہ شاید دونوں مرد ہوں اور دونوں فرجین زائد ہوں اور خنثیٰ مشکل کے مفعول ہونے میں غسل نہیں کہ شاید وہ مرد ہو اور اُس کی فرج بمنزلہ زخم کے ہو اور فرج کی تقیید سے معلوم ہو گیا کہ خنثیٰ مشکل کی دبر میں اگر ذکر واقعی کا ادخال ہوگا تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہوگا اور سبیلین سے مراد ذکر اور فرج ہے اس واسطے کہ دبر خنثیٰ مشکل کی ثابت الوجود ہے بلا شک تو اگر شارح یوں کہتا الا ان[۵۲] الکلام فی حشفۃ وفرج محققین تو بہتر ہوتا کذا فی الطحطاوی و عند رؤیۃ مستیقظ خرج رؤیۃ السکران والمغمیٰ علیہ المذی منیاً او مذیاً وان لم یتذکر الاحتلام اور غسل فرض ہے نزدیک دیکھنے مستیقظ یعنی سو کر جاگنے والے کے منی کو یا مذی کو بدن پر یا کپڑے پر اگرچہ احتلام ہونا اُس کو یاد نہ ہو شارح نے کہا مستیقظ کی قید سے متوالے اور غشی والے کی مذی کا دیکھنا نکل گیا م یعنی اگر بعد ہوشیار ہونے کے متوالا یا صاحب غشی مذی دیکھیگا تو دونوں پر غسل نہیں برخلاف مستیقظ کے وجہ فرق یہ ہے کہ نیند مظنہ ہے احتلام کا راحت پانے کے سبب سے تو مذی کا دیکھنا منی پر محمول ہوگا احتیاط کی راہ سے کہ شاید ہوا کی گرمی یا غذا کے سبب سے منی پتلی ہو گئی اور متوالے اور صاحب غشی میں یہ سبب متحقق نہیں یعنی مستی اور غشی راحت کا سبب نہیں مذی کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر مست یا بیہوش بعد افاقہ منی دیکھیں گے تو بالاتفاق غسل واجب ہوگا معلوم کرنا چاہیے کہ مستیقظ کا مسئلہ بارہ[۵۳] صورتوں

[۵۱] یعنی پانی پانی سے ہے یہ غرض کہ غسل انزال سے ہوتا ہے ۱۲ [۵۲] اس لیے کہ کلام سر ذکر اور فرج ثابت الوجود میں ہے وجہ اولویت یہ ہے کہ اس میں دبر داخل نہ رہے ۱۲ [۵۳] مترجم اول نے دس صورتوں کا حکم بیان کیا یعنی چھ صورتوں میں غسل باتفاق واجب ہے اور چار میں باتفاق واجب نہیں اور دو صورتوں کو چھوڑ دیا وہ یہ ہیں کہ شک ہو منی اور مذی میں یا منی اور ودی میں اور احتلام یاد نہ ہو ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک واجب نہیں اور حاشیہ شامی میں دو صورتیں اور زیادہ کی ہیں یعنی شک ہو تینوں چیزوں میں اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو تو پہلی صورت میں غسل واجب ہے باتفاق اور دوسری صورت میں طرفین کے نزدیک واجب ہے ابو یوسف رح کے نزدیک نہیں ۱۲